اسلامی نکاح میں ولی کے مقرر کرنے میں حکمت اور اس کی ذمہ داری

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَشَاھِدَیْ عَدْلٍ

ترجمہ: کہ ولی اور دو گواہان کے بغیر نکاح ممکن نہیں۔ (سنن دار قطنی)

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں: ''ولی جو شریعت نے مقرر کیا ہے وہ باپ ہے۔ باپ نہ ہو تو پھر بھائی ولی ہیں اور اگر بھائی نہ ہو تو چچے ولی ہیں۔ غرض قریب اور بعید کے جدی رشتہ دار ایک دوسرے کے بعد ولی ہوتے چلے جاتے ہیں اور اگر کسی لڑکی کا باپ موجود ہو تو اس کی اجازت کے سوائے مذہبی تبائن اور پھر قضاء کی اجازت کے بغیر ہرگز نکاح جائز نہیں۔ ''(الفضل ۲ جولائی ۱۹۳۷، جلد ۲۵ نمبر ۱۵۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں:

''جب لڑکی بالغ ہو جاتی ہے اس وقت اگر رشتہ کا معاملہ آتا ہے اس وقت ماں کی بھی مرضی شامل ہونی چاہئے اور لڑکی کی بھی مرضی شامل ہونی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا: کہ جب تم رشتہ کرو تو لڑکیوں سے ان کی مرضی بھی پوچھ لیا کرو۔ پھر جب نکاح ہو رہا ہوتا ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے جو ولایت کا اختیار ہے جو ولی بننے کا اختیار ہے، اس کی منظوری دینے کا، اس کی Consent دینے کا اور لڑکی سے پوچھ کر اور گھر میں سارے مشورہ کرنے کے بعد اور دعائیں کرنے کے بعد۔ مسجد میں عموماً عورتیں تو آتی نہیں۔ ایک یہ بھی وجہ ہے دوسرا یہ کہ جو باہر کے سارے حالات ہیں لڑکوں کو دیکھنا پرکھنا، وہ تو ہمارے ہاں رواج ہے جو مثلاً کہ ایک دفعہ رشتہ ہو گیا لڑکے کو جانتے پہچانتے بھی ہیں لیکن اور بھی بہت سارے مسائل ہوتے ہیں جو مرد بہتر طور پر حل سکتا ہے باہر رہ کر۔ عورتیں نہیں سمجھتیں۔ اس لیے ولی کا حق اللہ تعالیٰ نے مرد کو ہی دیا ہے۔ اور اسی لیے جب عورت خلع لینا چاہے تو اس وقت کہیں حق نہیں اور وہاں پھر عورت کی اپنی مرضی آجاتی ہے جب کورٹ میں آکر کہہ دیتی ہے کہ میں نے نہیں رہنا بعض جائز وجوہ کی وجہ سے۔ یہ نہیں کہ اٹھے ذرہ ذرہ سی باتوں پہ طلاقیں خلع ہونے لگ جائیں۔ لیکن اگر بعض ایسے حالات ہیں بعض لڑکیوں کے باپ اپنی فیملیز کو چھوڑ دیتے ہیں ماؤں کو چھوڑ دیتے ہیں بچوں کا خیال نہیں رکھتے تو وہاں ضروری نہیں کہ باپ ہی ولی بنے گا۔ ہاں اگر خواہش ہو بچی کی کہ ولی بنانا ہے تو اس کو بنایا جائے گا۔ اگر وہ کہتی ہے کہ اس باپ نے کبھی تعلق ہی مجھ سے نہیں رکھا نہ کبھی خیال رکھا، نہ مجھے پالا نہ پوسا، نہ پڑھایا۔ سارا خرچہ تو میری ماں برداشت کرتی رہی سارا کچھ کرتی رہی۔ تو اس صورت میں جو اسلام کا نظام ہے اور جو جماعت میں نظام ہے خلیفہ وقت کا ہے۔ پھر وہ خلیفہ وقت کو لکھے گی پھر وہ اس میں سے جو تمہارے قریبی رشتہ دار ہیں کسی کو بھی ان میں سے ولی یا وکیل مقرر کر دیگا۔''

اگر آپ ولی مقرر کروانا چاہتے ہیں تو براہ کرم اس سلسلہ میں شعبہ رشتہ ناطہ سے رابطہ کر لیں۔